مستفتیِ اعلیٰ حضرت

تذکرۂ

مولانا مفتی محمد

عبدُ اللہ

ٹونکی

رحمۃ اللہ علیہ

اعلیٰ حضرت سے استفادہ

شاعرِ مشرق ڈاکٹر اقبال کے استاذ

تحفظِ عقیدۂ ختمِ نبوت میں آپ کا کردار

اخلاق و عادات

شب و روز www.dawateislami.net

پیشکش شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز

کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجئے
ان شاء اللہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ
عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مستطرف، ج 1، ص 40 دار الفکر بیروت)

(اول آخر ایک بار درود شریف پڑھ لیجئے)

نام رسالہ : **تذکرۂ مولانا مفتی محمد عبد اللہ ٹونکی** رحمۃ اللہ علیہ

مؤلف : مولانا ابوماجد محمد شاہد عطاری مدنی (رکن مرکزی مجلس شوریٰ دعوت اسلامی)

تعاون : دعوتِ اسلامی کے شب و روز (News Website Of Dawateislami)

صفحات : 22

اشاعتِ اول: (آن لائن): جمادی الاولیٰ ۱۴۴۳ھ، دسمبر 2021ء

shaboroz@dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مستفتیٔ اعلیٰ حضرت
مولانا مفتی محمد عبداللہ ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (26 صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم: میں نے گزشتہ رات عجیب واقعہ دیکھا، میں نے اپنے ایک اُمتی کو دیکھا جو پُل صراط پر کبھی گھسٹ کر اور کبھی گھٹنوں کے بل چل رہا تھا، اتنے میں وہ دُرُود آیا جو اس نے مجھ پر بھیجا تھا، اُس نے اُسے پُل صراط پر کھڑا کر دیا یہاں تک کہ اُس نے پل صراط پار کرلیا۔ (معجم کبیر، 25/282 حدیث 39)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مفتی محمد عبداللہ ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ

مشہور شیخ طریقت، امیر ملت حضرت مولانا سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری[1] رحمۃ اللہ علیہ 1332ھ/1914ء میں لاہور[2] کی جامع مسجد پوٹلیاں اندرون لوہاری گیٹ[3] میں قیام فرماتھے، اتنے میں ایک ذی وجاہت مگر جسمانی طور پر دبلے پتلے عالم دین، سیاہ اچکن، سیاہ رامپوری ٹوپی اور موری دار پاجامہ زیب تن کئے تشریف لائے، امیر ملت فوراً کھڑے ہوگئے، ان سے معانقہ کیا (گلے ملے)، ہاتھوں اور پاؤں کا بوسہ لیا، انھوں نے امیر ملت سے پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ امیر ملت نے جواب دیا کہ حضور! اللہ تعالیٰ کا شکر ہے، آپ نے جو کچھ عطا فرمایا ہے اسی کا فیض ہے۔[4] آپ جانتے ہیں وہ عالم دین کون تھے؟ یہ اپنے وقت کے مشہور عالم دین، استاذ العلما، جامع منقول و معقول، مفتی اسلام، ادیب عربی حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ ان کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے:

پیدائش

مفتی عبداللہ ٹونکی کے آباء واجداد ہند کی ریاست بہار کے رہنے والے تھے، کافی عرصہ پہلے یہ ریاست ٹونک (راجستھان)[5] کے محلہ گھور کھپوریوں والا میں منتقل ہوگئے، مفتی صاحب یہیں شیخ صابر علی صاحب کے گھر 1266ھ/1850ء کو پیدا ہوئے۔[6]

تعلیم وتربیت

ابتدائی تعلیم علمائے ٹونک سے حاصل کی، حفظ قرآن کی سعادت بھی پائی، شاگردِ علامہ فضل حق خیر آبادی[7] حکیم سید دائم علی عظیم آبادی[8] سے بھی استفادہ کیا،[9] طویل عرصہ استاذالاساتذہ، استاذالہند علامہ محمد لطف اللہ علی گڑھی[10] رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں علوم عقلیہ کی تحصیل کی، دورہ حدیث شریف افضل المحدثین فی زمانہ، محشی صحیح بخاری حضرت علامہ حافظ احمد علی سہارنپوری[11] رحمۃ اللہ علیہ سے کیا،[12] انہیں کی نسبت سے آپ اپنے نام کے ساتھ احمدی بھی لکھا کرتے تھے چنانچہ عقد الدُّرَر فی جید نزہۃ النظر صفحہ 193 میں لکھتے ہیں: وانا العبد الاثیم محمد ن المدعو بعبد اللہ الٹونکی توطنا، والاحمدی تلمذا، والحنفی مذہباً۔

فراغت کے بعد بھی تحصیل علوم کی پیاس باقی رہی اور لاہور آکر علامہ فیض الحسن سہارنپوری[13] رحمۃ اللہ علیہ کی شاگردگی اختیار کی اور ادبیات عربی کی تعلیم پائی، 1886ء میں گورنمنٹ اورینٹل کالج سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔[14]

بیعت وارادت

مفتی صاحب اپنے عظیم المرتبت شاگرد امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اور کارناموں سے متاثر تھے اور علم وفضل کے کوہِ گراں ہونے کے باوجود اپنے زندگی کے آخری حصے میں امیر ملت کے ہاتھ پر بیعت کرکے سلسلہ نقشبندیہ میں داخل ہوگئے۔[15]

اعلیٰ حضرت سے استفادہ

آپ نے امام اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے مختلف مسائل پر مشتمل استفتاء بھیجے، جن کے جوابات فتاویٰ رضویہ[16] کی چار جلدوں میں موجود ہیں،[1] فتاویٰ رضویہ جلد12 صفحہ 169 [2] فتاویٰ رضویہ جلد 18 صفحہ 359 [3] فتاویٰ رضویہ جلد19 صفحہ 292 [4] فتاویٰ رضویہ جلد26 صفحہ 278 یوں مفتی صاحب بذریعہ خط وکتابت اعلیٰ حضرت سے مستفیض ہوئے۔

علمی مقام

مفتی صاحب فقہ اسلامی، ادب عربی اور فلسفہ قدیمہ پر عبور رکھتے تھے۔ اسلامی قانون اور شرعی تنازعات میں آپ کا فیصلہ سند مانا جاتا تھا۔ شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم[17] نے آپ سے استفادہ کیا اور شاگردگی کا شرف پایا۔[18] چنانچہ

دانائے راز میں ہے: مفتی محمد عبد اللہ ٹونکی عربی میں ان کے استاد، شعر و شاعری کی محفلوں میں ان کے ہم جلیس، ان کے بزرگ ہر اعتبار سے واجب الاحترام، مگر اس کے باوجود بے تکلف دوست بشر طیکہ لفظ دوستی میں تفاوت عمر کا لحاظ رکھ لیا جائے۔[19] ڈاکٹر اقبال ان کے درس حماسہ میں باقاعدگی سے شرکت کرتے تھے۔[20] ڈاکٹر اقبال مفتی صاحب کے بارے میں کہا کرتے تھے کہ اس ناتواں جسم میں علم و فضل کا اتنا ذخیرہ ہے کہ کُوزے میں دریا بند ہونے کی مثل اِن پر صادق آتی ہے۔[21] آپ عربی میں اشعار بھی لکھا کرتے تھے۔[22]

اخلاق و عادات

مفتی صاحب عالم باعمل، متقی و پرہیز گار اور حسن اخلاق کے پیکر تھے، مخالفین بھی آپ کے پاس آکر آپ کے گرویدہ ہو کر واپس جاتے تھے۔ طلبہ آپ سے علوم دینیہ کے ساتھ ساتھ تصوف کے اسرار و رموز بھی حاصل کرتے تھے۔ وہ بہت کم بولتے تھے مگر جب بولتے تو ان کا ایک ایک لفظ مستند ہوتا تھا، مفتی صاحب ہر شام بازارِ حکیماں میں حکیم شہباز دین کی علمی و ادبی بیٹھک میں بیٹھا کرتے تھے، اس مجلس میں موجود لوگوں کو قرآنی احکام کی حکمتوں سے آگاہ کیا کرتے تھے، آپ پان کا استعمال کرتے اور گفتگو کرتے وقت اپنے منہ پر رومال رکھ لیا کرتے تھے۔[23]

تدریسی خدمات

آپ نے تدریس کا آغاز دہلی میں قائم مدرسہ مولانا عبد الرب دہلوی[24] سے کیا ایک عرصہ وہاں پڑھاتے رہے[25] ☆یکم مئی 1883ء میں لاہور کے مشہور علمی ادارے گورنمنٹ اورینٹل کالج[26] کے عربی مدرس مقرر ہوئے۔ ☆1887ء میں علامہ فیض الحسن صاحب کے انتقال فرمانے کے بعد صدر مدرس بنادیئے گئے۔ ☆کچھ عرصہ بعد شعبہ عربی کے سپرنٹنڈنٹ (مہتمم) ہوگئے۔ ☆ 1897ء میں آپ کو اورینٹل کالج کا قائم مقام پرنسپل بھی بنایا گیا۔ ☆1903ء میں آپ کو شمس العلما کا خطاب دیا گیا۔ ☆ 1917ء کو آپ ریٹائرڈ ہوئے۔ یوں ان 34 سال کے دوران آپ اورینٹل کالج میں نہایت جانفشانی کے ساتھ ادب عربی اور علوم اسلامیہ کی ترویج و اشاعت میں مصروف رہے۔[27] سینکڑوں طلبہ نے آپ سے استفادہ کیا۔ ☆کالج سے فراغت کے بعد لاہور (جسے آپ اپنا وطن ثانی فرمایا کرتے تھے،) کو داغِ مفارقت دے کر لکھنو اور پھر مدرسہ عالیہ کا لکتہ[28] میں تشریف لے گئے، وہاں چند سال صدر مدرس کے طور پر علوم اسلامیہ کی تدریس فرماتے رہے۔ آپ تدریس عربی کے اعلیٰ پائے کے مدرس، ناظم و ناشر اور عربی درسگاہوں کی قدیم تعلیم کے ماہر تھے۔[29]

علمائے لاہور میں شمار کرنے کی وجہ

مفتی صاحب اگرچہ لاہور کے باشندے نہیں تھے اور نہ ہی یہاں انتقال فرمایا مگر چونکہ آپ نے لاہور میں ایک متحرک و مؤثر عالم دین کی حیثیت سے تقریباً 34 سال گزارے، اس لیے آپ کو لاہور کے علما میں شمار کیا جاتا ہے۔ آپ کی رہائش محلہ بازار حکیماں بھاٹی گیٹ[30] میں تھی۔[31]

انجمن نعمانیہ لاہور میں خدمات

1857ء کی تحریک آزادی کے بعد برعظیم میں اسلامی علوم کی حوصلہ شکنی اور بیخ کنی کا سلسلہ جاری تھا، جمادی الاخریٰ 1305ھ / مارچ 1887ء میں کچھ درد مند علماء اور زعمائے اہل سنت لاہور نے تحفظ عقائد اہل سنت، علوم اسلامیہ کی ترویج واشاعت، عوام اہل سنت کی دینی تربیت، اور باہمی اتحاد واتفاق کے لیے انجمن خادم علوم اسلامیہ المعروف انجمن نعمانیہ لاہور[32] کو قائم فرمایا، اس کے تحت 5 صفر 1305ھ / 23، اکتوبر 1887ء کو مدرسہ علوم اسلامیہ المعروف دارالعلوم نعمانیہ[33] شروع کیا گیا جس نے سالہاسال خدمت دین سرانجام دیں، 1908ء کو یتیم خانہ، 1906ء کو دارالاقامہ اور 1913ء میں شعبہ اشاعت کتب حنفیہ اور لائبریری کا آغاز ہوا۔[34] ☆حضرت مفتی عبد اللہ ٹونکی صاحب انجمن نعمانیہ کے بانی ارا کین میں شامل تھے۔[35] آپ اگرچہ گورنمنٹ اورینٹل کالج میں عربی کے پروفیسر و مدرس تھے مگر انجمن کو پورا پورا وقت دیتے تھے، ☆آپ مجلس انتظامیہ کے رکن اور شعبۂ تعلیم کے ناظم بھی تھے ☆ابتدائی سالوں کے ناظم امتحانات بھی رہے۔ شروع کے چار سالوں (1893 تا 1896ء) کے نتائج انجمن کے سالانہ رسالوں میں شائع ہوئے ہیں جس پر آپ کے دستخط بھی موجود ہیں، ☆آپ نے انجمن کے صدر ثانی کی حیثیت سے بھرپور خدمت انجام دی۔ ☆انجمن کے سالانہ جلسوں میں مقامی اور دور دراز سے آئے ہوئے علماء کی تقاریر ہوا کرتی تھیں آپ بھی ان جلسوں میں خطاب فرمایا کرتے تھے آپ کی ایک تحریری تقریر انجمن کی سالانہ رسالہ 1314ھ / 1897ء میں شائع بھی ہوئی ہے، تقریر سے قبل آپ کو ان القاب سے نوازا گیا، "عالم لوذعی و فاضل المعی مولوی حافظ مفتی محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی عربی پروفیسر یونیورسٹی آف پنجاب و دبیر مجلس انجمن مستشارُ العلماء لاہور، تقریر کا عنوان ہے: "مذہب کسے کہتے ہیں اور وہ کیا چیز ہے؟" یہ تقریر 18 صفحات (9 تا 26) پر مشتمل ہے۔[36] ☆ربیع الاول 1329ھ / مارچ 1911ء کو اسلامیہ کالج لاہور کے وسیع وعریض گراؤنڈ میں انجمن نعمانیہ کے تحت عید میلاد النبی کا جلسہ ہوا جس میں مفتی عبد اللہ ٹونکی، علامہ غلام دستگیر قصوری[37]

امیرِ ملت اور ڈاکٹر اقبال نے تقاریر کیں۔[38] ☆ آپ انجمن کے سالانہ جلسوں میں شرکت فرماتے اور تقریر فرماکر عوام اہلسنت کے علم و عمل میں اضافے کی کوشش فرماتے، چنانچہ رجب 1314ھ / جنوری 1897ء کو انجمن کے موچی دروازے میں ہونے والے سالانہ جلسے میں مفتی صاحب نے تقریر کی۔[39]

انجمن حمایت اسلام میں خدمات

مسلمانوں میں دنیاوی تعلیم عام کرنے، غریبوں اور یتیموں کی کفالت کرنے کے لیے خلیفہ حمید الدین احمد قاضی لاہور[40] نے اپنے رفقا کے ساتھ مل کر 3 ذوالحجہ 1301ھ / 24 ستمبر 1884ء کو مسجد بوکن خان موچی گیٹ لاہور[41] میں انجمن حمایت اسلام کا آغاز کیا،[42] اس انجمن نے اسکول و کالج کھولنے اور طلبہ کو جدید علوم سے روشناس کرنے میں اہم کردار ادا کیا،[43] مفتی صاحب اس کے صدر اور عرصہ دراز تک اس کی کئی کمیٹیوں کے چیئر مین رہے، اور ینٹل کالج کی تدریس کے بعد اس کے جلسوں میں شرکت کرتے اور اپنے وعظ سے لوگوں کو اسلام کی سنہری تعلیمات سے آگاہ کرتے تھے۔[44]

انجمن نعمانیہ اور انجمن حمایت اسلام کو یکجا کرنے کی کوشش

☆ ان دونوں انجمنوں کا مقصد چونکہ مسلمانوں میں تعلیم کو عام کرنا تھا، انجمن نعمانیہ دینی اور انجمن حمایت اسلام دنیاوی تعلیم عام کر رہی تھی، درد مند مسلمانوں نے سوچا کہ ان دونوں کو یکجا کرکے ایک ایسا عظیم تعلیمی ادارہ قائم کیا جائے جو دینی اور دنیاوی علوم کا سرچشمہ ہو،[45] چنانچہ 6 ربیع الاول 1315ھ / 5 اگست 1897ء کو بادشاہی مسجد لاہور[46] میں دونوں کے اراکین کا اجلاس ہوا، اس اجلاس میں مفتی عبد اللہ ٹونکی صاحب انجمن حمایت اسلام کی جانب سے شریک ہوئے تھے، اسی اجلاس میں دونوں انجمنوں کے زعما نے ایک دوسرے کا مؤقف سنا اور مزید اجلاس کا طے کیا، دیگر اجلاس کے بعد بھی دونوں انجمنوں کے یکجا ہونے پر اتفاق نہ ہو سکا، البتہ انجمن حمایت اسلام نے انجمن نعمانیہ کے علمی تعاون سے اپنے تحت علوم اسلامیہ کی ترویج و اشاعت کے لیے ایک ادارہ بنانے کا طے کیا تاکہ ان کے ہاں جس کام کی کمی ہے وہ پوری ہو سکے، اسی کے بعد مدرسہ حمیدیہ کا آغاز کیا گیا۔[47]

مدرسہ حمیدیہ میں تدریس

☆ انجمن حمایت اسلام کے تحت 20 جمادی الاولیٰ 1315ھ / 17، اکتوبر 1897ء کو بنام مدرسہ حمیدیہ دار العلوم کا آغاز ہوا۔ مولانا مفتی عبد اللہ ٹونکی صاحب انجمن نعمانیہ کے ساتھ ساتھ مدرسہ حمیدیہ سے بھی وابستہ تھے، آپ کے ساتھ

انجمن نعمانیہ کے کئی علما مثلاً مولانا غلام اللہ قصوری [48] مولانا محمد ذاکر بگوی [49] اور مولانا پروفیسر اصغر علی روحی [50] وغیرہ نے اس مدرسے میں بھی پڑھانے کا سلسلہ رکھا، یہ مدرسہ 1328ھ/1910ء تک قائم رہا۔ [51]

انجمن مستشار العلماء کا آغاز

مفتی عبد اللہ ٹونکی صاحب نے مسلمانوں کی شرعی رہنمائی کے لیے 5 ربیع الاخر 1304ھ/ یکم جنوری 1887ء میں انجمن مستشار العلما لاہور کی بنیاد رکھی اور اس کے ناظم عمومی مقرر ہوئے، اس کا مقصد جدید مسائل پر جید علماء سے آرا+ لے کر ان پر غور کرنا اور ایک متفقہ مؤقف قوم کو پیش کرنا تھا، [52] دیگر مفتیان کرام کے علاوہ دار العلوم نعمانیہ کے فارغ التحصیل مفتی نور حسن ولد فیض بخش کھوکھر صاحب بحیثیت مفتی مقرر ہوئے، [53] اس انجمن کی لائبریری کے لیے امیر ملت سید جماعت علی شاہ (سرپرست انجمن مستشار العلماء)، حضرت مولانا مفتی غلام محمد بگوی (صدر انجمن مستشار العلماء) [54] اور دیگر افراد پر مشتمل ایک وفد امرتسر گیا، وہاں کے عوام وخوص کو اس کے مقاصد سے آگاہ کیا، اس موقعہ پر انجمن اسلامیہ امرتسر کے شیخ صادق مرحوم نے کتب کے لیے پچاس روپے دیئے۔ [55] مفتی محمد عبد اللہ ٹونکی صاحب نے اس انجمن کی شاندار لائبریری قائم کی جو بادشاہی مسجد میں تھی، [56] مگر انجمن مستشار العلما اپنے مقاصد کو درست انداز میں نہ نبھا سکی اور مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ اس مجلس پر کچھ ناپسندیدہ لوگ قابض ہو گئے جیسا کہ حضرت مولانا پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب [57] تحریر فرماتے ہیں: ”انجمن نعمانیہ لاہور نے اس انجمن کی ناقص کارکردگی اور عقیدے میں ناپختگی کی وجہ سے یکم جولائی (1901ء مطابق 14 ربیع الاول 1319ھ) کو (اس سے) علیحدگی اختیار کرنے کا اعلان کیا۔ [58]

انجمن خدام الصوفیہ کے اجلاسات میں شرکت: امیر ملت محدث علی پوری نے 1319ھ / 1901ء میں ایک دینی اور رفاحی تحریک ”انجمن خدام الصوفیہ [59] قائم فرمائی جس کے تحت کئی دینی مدارس، مساجد اور رفاحی ادارے بنائے گئے، مفتی عبد اللہ ٹونکی صاحب اس انجمن کے جلسوں میں تشریف لاتے کسی نہ کسی نشست میں صدارت فرماتے اور دعائے خیر سے نوازا کرتے تھے۔ [60]

رد قادیانیت

جب امیر ملت نے فتنۂ قادیانیت [61] کی سرکوبی کے لیے جدوجہد شروع فرمائی، تو علامہ عبد اللہ ٹونکی صاحب نے ان کا بھرپور ساتھ دیا۔ ☆20 ربیع الاخر 1326ھ/22 مئی 1908ء امیر ملت نے شاہی مسجد میں خطبہ جمعہ دیا اور

عوام اہلسنت کے سامنے ختم نبوت کے موضوع پر گفتگو فرمائی، فتنہ قادیانیت کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کیا، اس میں مفتی عبداللہ ٹونکی صاحب بھی تشریف فرما تھے، انھوں نے اس خطبے کی تائید وحمایت فرمائی☆اسی زمانے میں امیر ملت نے لاہور شہر میں مسئلہ ختم نبوت پر جلسوں کا سلسلہ شروع کیا جو تقریبا ایک ماہ تک جاری رہا، مفتی صاحب ان جلسوں میں شریک ہوتے اور خصوصی دعاؤں سے نوازتے۔ [62]

ردبد مذہبیت

آپ کی حیات میں نت نئے فتنے اٹھے، آپ نے علمائے اہل سنت کے ساتھ مل کر ان کا رد فرمایا جس کی کچھ تفصیل بیان کی جاتی ہے:

(1)1302ھ میں عقائد ومعمولات اہل سنت خصوصا میلاد وفاتحہ وغیرہ کے بارے میں ایک فتنہ اٹھا جس کا رد حضرت مولانا علامہ محمد عبدالسمیع رامپوری [63] رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مبسوط کتاب "انوار ساطعہ دربیان مولود وفاتحہ" لکھ کر فرمایا، [64] یہ کتاب بلاشبہ جہاں تفریق بین المسلمین کی تاریخ اور اس کے اسباب وعوامل پر بھرپور روشنی ڈالتی ہے وہیں علم غیب، مسئلہ حاضر وناضر اور دوسرے اہم علمی وفقہی مسائل ومباحث کی گرہیں بھی کھولتی ہے، اس کتاب کی تائید عرب عجم کے کثیر جید علما کرام نے کی، مگر جن کی قسمت میں ہدایت نہیں تھی انھوں نے اس کے جواب میں کفریہ کلمات پر مشتمل کتاب "براہین قاطعہ" لکھ ڈالی۔

براہین قاطعہ جس کے نام سے شائع ہوئی تھی، وہ شخص اپنے رفقاکے ساتھ حضرت مفتی عبداللہ ٹونکی صاحب کے پاس آیا جس کا ذکر آپ نے اپنے دومکتوبات میں فرمایا ہے اس کا خلاصہ علامہ غلام دستگیر محدث قصوری صاحب ان الفاظ کے ساتھ تحریر فرماتے ہیں: مولوی خلیل احمد مع اپنے حواریوں کے میرے پاس آئے اور مسئلہ امکان وکذب باری تعالیٰ کا حکم پوچھا، میں نے جواب دیا کہ اس کا قائل میرے نزدیک اہل سنت سے خارج ہے کیونکہ علما عقائد نے کذب باری تعالیٰ کو ممتنع لکھا ہے۔ اُنہوں نے شرح مواقف مقصد فروع معتزلہ علی اصولہم سے عبارت پیش کی، میں نے اس کا یہ جواب دیا کہ اس کا جواب مسلم الثبوت اور اس کی شرح میں ہے کہ صحیح امتناع ذاتی ہے الخ۔ [65]

(2) مذکور خلیل احمد کا برادرانہ تعلق حضرت علامہ مفتی غلام دستگیر محدث قصوری صاحب کے ساتھ تھا، انھوں نے اس کو سمجھایا مگر وہ بازنہ آیا بلکہ آپ سے مناظرہ کرنے پر اتر آیا، تاریخ میں یہ "مناظرۂ بہاولپور" کے نام سے مشہور ہے جو کہ

شوال 1306ھ / مئی 1889ء کو ہوا، اس مناظرے میں اُس شخص کو ذلت آمیز شکست ہوئی اور اسے ریاست بہاولپور سے شہر بدر یعنی نکال دیا گیا۔ (66) اس مناظرے میں مفتی غلام دستگیر صاحب کو مفتی عبد اللہ ٹونکی صاحب کی نہ صرف علمی حمایت حاصل تھی بلکہ آپ فرماتے ہیں: میری (عبداللہ ٹونکی کی) خوشی تھی کہ اس مناظرہ میں بھی شامل ہوتا مگر عدمِ فرصت سے نہ ہو سکا اور مجھے غالب امید ہے کہ اِمکانِ کذب کے قائل مغلوب ہوں گے اور خدا کو پاک کہنے والے منصور (کامیاب) ہوں گے۔ (67)

(3) استاذ العلما حضرت علامہ حافظ احمد حسن کانپوری (68) نے "ابطالِ امکانِ کذب" کے موضوع پر ایک رسالہ "تنزیہ الرحمن عن شائبہ الکذب والنقصان" تحریر فرمایا، مفتی عبد اللہ ٹونکی صاحب نے اس پر تقریظ لکھی جو آپ کی حمیتِ مذہب کا پتا دیتا ہے، آپ کی یہ تقریظ عربی میں ہے، اس کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے: تمہارا رب، عزت والا رب ان باتوں سے پاک ہے جو باتیں یہ لوگ بنا رہے ہیں۔ پیغمبروں پر سلام ہو۔ سب خوبیاں اللہ پاک کی ہیں جو سارے جہان کا ربّ ہے۔ حمد و صلوۃ کے بعد! یہ خوشنما و باکمال رسالہ اور نفیس و عالی مقالہ ہے جس میں واضح کیا گیا ہے کہ جھوٹ اور غلط بیانی ممکن ہونے سے ربِّ کریم کی ذات پاک ہے اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ خامی و عیب کے امکان سے ذاتِ خداوندی منزّہ ہے، یہ رسالہ اپنے شان دار و خوش گوار فیضانات سے نگاہ والوں کو جھما دے گا اور اپنے کامل وظاہر سیلاب سے 'بہکی بہکی باتیں کرنے والوں کے پاؤں اکھاڑ دے گا، اس سے عقل و برکت والوں کے سینے کشادہ ہوں گے اور جاہل کمینوں کے دلوں میں گھٹن ہوگی، دانش مندی و حقانیت والوں کے دل خوشی سے جھوم اٹھیں گے اور فتنہ و فساد والوں کی آنکھوں میں آشوب اتر آئے گا۔ اس رسالے کی باتیں غالب برہانوں سے آراستہ ہیں اور اس کے مضامین منہ زور دلیلوں سے سجے ہیں، اس رسالے کی دلیلوں کے نوکیلے نیزے 'راہِ حق سے ہٹ کر چلنے والے گمراہوں کے نظریات کے جگر پھاڑ دیں گے، اس سالے کے ثبوتوں کی آزمودہ پتلی تلواریں 'ہٹ دھرمی کے راستے میں دلچسپی رکھنے والوں کے باطل مذہبوں کے کاندھے چیر دیں گی، اس کے صاف ستھرے بیان کے ہتھوڑے 'کذبِ باری تعالیٰ کا امکان و جواز ماننے والوں کی خیالی کہانیوں کو پاش پاش کر دیں گے، اس کے روشن بیان کے کوڑے 'جھوٹ اور بہتان والوں کے پلندوں کی کمر توڑ دیں گے۔ ایسا تو ہونا ہی تھا کیوں کہ یہ جس ہستی کا رسالہ ہے وہ ہیں بلند مرتبہ علامہ، علم کے چھلکتے سمندر، صاحبِ نگاہ فاضل، حق و باطل میں فرق کرنے والے واقفِ احوال، درستی بھری عقل، روشن سمجھ داری، بھری ذہانت، پختہ اندازِ فکر، ٹھوس

رائے اور مستحکم دانائی والے، عزیزِ دلنواز، مشفقِ ذی شان، پُرانے ساتھی اور عظیم دوست مولانا حافظ احمد حسن صاحب، اللہ پاک انھیں زمانے کی مصیبتوں اور نئے نئے نکلنے والے فتنوں سے محفوظ رکھے۔ منقولی علوم کی باگیں بلا اختلاف آپ کے ہاتھ میں ہیں، اکثر عقلی فنون کی لگامیں بلامزاحمت آپ کے قابو میں ہیں، دور ونزدیک والے ان کی فضیلتوں کے نور سے روشنی لیتے ہیں، پیٹ بھرے اور بھوکے ان کی عظمتوں کے درخت سے پھل لیتے ہیں۔

آپ کی تقریر کے تیر اس قوم کی لغزشوں کے دلوں میں پیوست ہو جاتے ہیں جس قوم کا رشید گمراہ ہے اور جن کا سچا جھوٹا ہے۔ آپ کی تحریر کے نیزے اُس قوم کی غلطیوں کے سینے میں گڑے ہوئے ہیں جن کا خلیل تہی دامن ہے اور جن کا امین خائن ہے۔ آپ نے ان کی بے بنیاد باتوں کو پُرزے پُرزے کر دیا، ان کی بے حقیقت کہانیوں کے چیتھڑے اُڑادیے، ان کی باتوں پر کالک مَل دی، اُن کی گمراہیوں کی آنکھیں بے نُور کر دیں، ان کے بھائیوں (شیطانوں) کے وسوسوں کے لشکر تہس نہس کر دیے، اُن کے بے جان خیالوں کے ڈھیر ریزہ ریزہ کر دیے، اُن پر قیامت ڈھادی اور اُن پر مَوت کی بارش برسائی۔ جیسا کہ یکے بعد دیگرے دو مرتبہ میں نے آمنا سامنا کر کے، آڑے ہاتھوں لے کر اور مقابلہ کر کے ان کا حشر کیا جب لاہور میں یہ لوگ ٹولیاں بنا کر آئے اور جمگھٹ لگایا، وہ لاہور جو روشنی و تابناکی میں چمکتے سورج اور چاند کے ہالے کی طرح ہے، ربِّ کریم مجھے اور اس شہر کو زمانے کی بُرائیوں اور خوشی کی رکاوٹوں سے محفوظ رکھے۔ چنانچہ یہ تتر بتر ہو گئے، بکھر گئے، خاک ہو گئے، شکست کھا گئے، آنکھ بچا کر کھسک گئے اور مٹی میں مل گئے جیسے پھیلی ہوئی ٹڈیاں ہوں یا بکھری ہوئی باریک چیونٹیاں ہوں۔ الغرض! ظالموں کی جڑ کاٹ دی گئی۔ سب خوبیاں اللہ پاک کی ہیں جو سارے جہان کا ربّ ہے۔ اللہ کے رسول حضرت محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اور آپ کے سب آل واصحاب پر رحمتیں اور سلام ہوں۔ تیری رحمت سے یہ سوال ہے اے سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ربّ۔ بندہ گنہ گار مفتی محمد عبد اللہ عفی عنہ کی یہ تحریر ہے۔ [69]

(4) علامہ احمد حسن کانپوری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”تنزیہ الرحمن“ کتاب کے رد میں ایک کتاب الجہد المقل فی تنزیہ المعز والمذل لکھی گئی، جب مفتی عبد اللہ ٹونکی صاحب کو اس کا علم ہوا تو آپ نے اس کا جواب 15 جمادی الاولیٰ 1308ھ / 27 دسمبر 1890ء کو عربی رسالے ”عجالۃ الراکب فی امتناع کذب الواجب“ کی صورت میں لکھ کر دیا، یہ عربی ادب کا مرقع ہے۔ [70] مفتی عبد اللہ ٹونکی نے الجہد المقل کے مصنف سے امکان کذب کے موضوع پر 19 رمضان

1306ھ /19 مئی 1889ء کو لاہور میں مناظرہ کیا، ایسے دلائل دیئے کہ مد مقابل مرعوب ولاجواب ہو گیا۔ (71)

(6) یکم صفر 1305ھ /19، اکتوبر 1887ء کو ایک شخص نے طواف قبور کو جائز قرار دیا، اس کا رد کرتے ہوئے مفتی غلام دستگیر محدث قصوری صاحب نے ایک رسالہ کشف الستور عن طواف القبور لکھا، مفتی عبد اللہ ٹونکی صاحب نے تحریری طور پر اس کی تائید فرمائی۔ (72)

وراثت کا قانون اور گورنر پنجاب سے ملاقات

1333ھ / 1915ء میں حکومت ہندوستان نے وراثت کا قانون بنایا جس میں لوگوں کو اجازت دی گئی تھی کہ وہ اپنی مرضی سے وراثت کی تقسیم کر سکتے ہیں، شرعی طریقہ کار کے مطابق کریں یا اپنے رسم ورواج کے مطابق، علما اہل سنت کے لیے یہ قانون باعث اضطراب تھا، چنانچہ انجمن نعمانیہ لاہور نے جید علماء ومفتیان کرام اور مسلمان وکلا پر مشتمل ایک وفد بنایا جس میں مفتی عبد اللہ ٹونکی صاحب بھی شامل تھے، اس وفد نے گورنر پنجاب سے جاکر ملاقات کی اور اس قانون کو واپس لینے پر گفتگو کی۔ (73)

تحریرات وکتب

تبلیغ دین کا ایک اہم ذریعہ تحریر بھی ہے بلکہ تحریر کئی امتیازات کی بنا پر تقریر سے زیادہ مؤثر ہوتی ہے، آپ اس کی اہمیت سے بخوبی واقف تھے چنانچہ آپ نے کئی مضامین اور کتب تحریر فرمائیں جن کی تفصیل بیان کی جاتی ہے:

(1) **عقد الدرر فی جید نزہۃ النظر:** نخبۃ الفکر اصول حدیث پر ایک اہم تصنیف ہے جو درس نظامی میں شامل ہے، مفتی عبد اللہ ٹونکی صاحب اس فن میں ید طولیٰ رکھتے تھے، آپ نے یہ کتاب طلبہ کو کئی مرتبہ پڑھائی، چنانچہ آپ نے اس پر عربی میں حاشیہ لکھنے کا فیصلہ کیا، آپ کا لکھا گیا حاشیہ آج بھی طلبہ واساتذہ کے لیے راحت کا سامان ہے، غالباً پہلی مرتبہ 1320ھ میں مطبع مجتبائی دہلی نے 122 صفحات پر اسے شائع کیا، (74) بعد میں کئی مطابع نے اسے شائع کیا ہے، دورِ حاضر کے تصنیف وتالیف اور تحقیق وتراجم کا عظیم ادارے المدینۃ العلمیہ (IslamicResearch Centre) (75) نے اسے بہترین انداز میں شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ (2)

(02) **عجالۃ الراکب فی امتناع کذب الواجب:** مفتی عبداللہ ٹونکی صاحب نے 45 صفحات پر مشتمل یہ رسالہ 15 جمادی الاولیٰ 1308ھ / 27 دسمبر 1890ء کو رسالہ جہد المقل فی تنزیہ المعز والمذل کے جواب میں لکھا [76]۔ یہ رسالہ مولانا کرم بخش صاحب نے مطبع اسلامیہ لاہور سے شائع کیا تھا۔

(3) **حاشیہ میر ایساغوجی** [77]: اسے چند سال پہلے 1436ھ ذوالحجہ / ستمبر 2015ء میں دارالاسلام لاہور (جامع مسجد و محلہ مولانا روحی، اندرون بھاٹی گیٹ) نے شائع کیا ہے اور یہ 1894ء میں مطبع عزیزی لاہور سے شائع شدہ نسخے کا عکس ہے۔

(4) **رسالہ تقلید:** اسے انجمن نعمانیہ کے شعبۂ اشاعتِ کتبِ حنفیہ نے 1331ھ / 1913ء کو شائع کیا۔ [78]

(5) **تحریر اقلیدس مترجم** [79]

(6) **تعلیقات المفتی علیٰ شرح سلم العلوم:** یہ کتاب مطبع اسلامیہ لاہور سے شائع ہوئی۔

(7) **الکلام الرشیق۔** [80]

(8) **مجموعہ فتاویٰ بنام شرح محمدی چار جلد** [81]

(9) **حاشیہ الأنوار الزاهية فی دیوان أبی العتاهية۔** [82]

مفتی غلام احمد حافظ آبادی کا تعاون

قیام لاہور میں مفتی عبداللہ ٹونکی صاحب کو استاذ العلما مفتی غلام احمد حافظ آبادی [83] کا علمی تعاون رہا، مفتی صاحب کے لکھے گئے حواشی پر استاذ العلما تصحیحات فرماتے، بوقت ملاقات ان کے سقم سے آگاہ فرماتے جنہیں مفتی صاحب تسلیم کیا کرتے تھے۔ [84]

وفات

کالکتہ قیام کے دوران آپ پر فالج کا حملہ ہوا، وہاں سے بھوپال اپنے بیٹے مفتی انوار الحق [85] کے پاس چلے گئے، وہاں صاحب فراش رہے، علاج معالجہ کا سلسلہ جاری رہا، بالآخر تقریباً ستر (70) سال کی عمر میں 24 صفر 1339ھ / 7 نومبر 1920ء کو انتقال فرماگئے۔ آپ کی رحلت سے اہل اسلام عربی زبان کے فاضل اجل، اسلامی شریعت کے ماہر اور کثیر الفوائد شخصیت سے محروم ہوگئے۔ [86]

حواشی وحوالاجات

(1) امیرِ ملّت حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ نقشبندی محدّثِ علی پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حافظ القراٰن، عالمِ باعمل، شیخ المشائخ، مسلمانانِ برِّعظیم کے متحرّک راہنما اور مرجعِ خاص وعام تھے۔ ایک زمانہ آپ سے مستفیض ہوا، پیدائش 1257ھ/1842ء میں ہوئی اور 26ذیقعدہ 1370ھ میں وصال فرمایا، مزار مبارک علی پور سیّداں (ضلع نارووال، پنجاب) پاکستان میں مرجعِ خَلائق ہے۔(تذکرہ اکابرِ اہلِ سنّت، ص113تا117)

(2) لاہور ایک قدیم وتاریخی شہر ہے مغلیہ عہد میں لاہور کے اردگرد فصیل اور تیرہ دروازے بنائے گئے ،372ھ کو یہ ملتان سلطنت کا حصہ تھا،اب یہ پاکستان کے صوبہ پنجاب کا دار الحکومت اور پاکستان کا دوسرا بڑا شہر ہے۔یہ پاکستان کا ثقافتی، تعلیمی اور تاریخی مرکز ہے،اسے پاکستان کا دل اور باغوں کا شہر کہا جاتا ہے۔ یہ شہر دریائے راوی کے کنارے واقع ہے۔اس شہر کی آبادی تقریباایک کروڑ 11لاکھ ہے۔

(3)مسجد پٹولیاں لوہاری دروازے (وہ دروازہ جو قدیم فصیل میں بجانب جنوب واقع ہے،اہل سنت کی مرکزی درسگاہ جامعہ نظامیہ رضویہ،اسی کے اندر واقع ہے)کے اندر لوہاری منڈی میں موجود ہے۔ یہ مسجد کئی سوسال سے قائم ہے، 1282ھ /1865ءمیں میاں عمرو دین لاہوری صاحب نے اس کی تجدید کی ،1321ھ/1903ءمیں اسے پھر بنایا گیا،اب موجودہ دور میں مسجد جدید طرز پر تعمیر کی گئی ہے۔پرانی عمارت موجود نہیں۔

(4)خلاصہ ازاساتذہ امیر ملت،56،57

(5)ٹونک ہندوستان کے صوبہ راجستھان کی ایک مسلم نوابی ریاست تھی جسے 1798ء میں ایک مسلمان حکمران نواب محمد عامر خان نے قائم کیا،اس کے پانچویں اورآخری حاکم نواب محمد سعادت خان نے 1947ء میں اس کا الحاق ہندوستان کے ساتھ کردیا تھا،یہ علوم وفنون، شعروشاعری اور اربابِ فکرونظر کی سرزمین تھی۔

(6)اساتذہ امیرِ ملت صفحہ 53میں پیدائش کا سن1850ءاورامام احمد رضااور علمائے لاہور صفحہ 65میں1854ءلکھا ہے۔

(7) قائدِ جنگِ آزادی حضرت علامہ محمد فضلِ حق خیر آبادی چشتی علیہ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت1212ھ/1797ء کو خیر آباد، ضلع سیتاپور(یوپی،ہند) میں ہوئی اور وصال 12صفر 1278ھ کو جزیرہ انڈمان میں ہوا۔ مزار یہیں ساؤتھ پوائنٹ پورٹ بلیر میں ہے۔ آپ علوم عقلیہ ونقلیہ کے ماہر، منطق وحکمت میں ایک معتبر نام، استاذالعلماء، سلسلہ خیر آبادیہ کے

چشم و چراغ، لکھنؤ کے قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) اردو و عربی کے شاعر، کئی کتب کے مصنف اور مؤثر ترین شخصیت کے مالک تھے۔ (ماہنامہ جامِ نور دہلی، اکتوبر 2011ء)

(8) حضرت مولانا حکیم سید دائم علی عظیم آبادی جامع معقول و منقول تھے، پٹنہ بہار کے رہنے والے تھے، حاذق حکیم کے طور پر شہرت پائی، نواب آف ریاست ٹونک نے انہیں استاذ طبیب کے طور پر ٹونک بلالیا اور یہ یہیں رہائش پذیر ہو گئے، آپ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ تھے۔ (امام احمد رضا اور علمائے لاہور، 138)

(9) خلاصہ از اساتذہ امیر ملت، 56، 57

(10) استاذُ الکل حضرت مولانا مفتی محمد لُطفُ اللہ علی گڑھی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت پلکھنے (لکھنؤ، یوپی) ہند میں 1244ھ / 1828ء میں ہوئی اور 9 ذوالحجہ 1334ھ کو علی گڑھ میں وصال فرمایا، تدفین مزار حضرت جمالُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے قُرب میں ہوئی، آپ جلیلُ القدر عالمِ دین، مؤثر و فعّال شخصیت اور جامعِ علومِ عقلیہ و نقلیہ تھے، محدثِ اعظم ہند، علّامہ سیّد احمد محدثِ کچھوچھوی، علّامہ وصی احمد محدثِ سورتی اور علّامہ احمد حسن کانپوری رحمۃ اللہ علیہم سمیت سینکڑوں علما آپ کے شاگرد ہیں۔ (استاذ العلماء، ص6، 32، تذکرہ محدث سورتی، ص46 تا 50)

(11) افضل المحدثین علامہ احمد علی سہارنپوری کی ولادت 1225ھ / 1810ء کو ہوئی اور 6 جمادی الاولیٰ 1297ھ / 16 اپریل 1880ء کو تقریباً بہتر (72) سال کی عمر میں داعیٔ اَجل کو لبیک کہا۔ آپ اپنے آبائی قبرستان متصل عید گاہ سہارنپور میں سپردِ خاک کیے گئے۔ آپ حافظ قرآن، عالم اجل، استاذ الاساتذہ، محدث کبیر اور کثیر الفیض شخصیت کے مالک تھے، اشاعت احادیث میں آپ کی کوشش آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں، آپ نے صحاح ستہ اور دیگر کتب احادیث کی تدریس، اشاعت، حواشی اور درستیٔ متن میں آپ نے جو کوششیں کی وہ مثالی ہیں۔ استاذ المحدثین حضرت علامہ وصی احمد محدث سورتی، استاذ العلماء مفتی سید دیدار علی شاہ محدث لاہوری، قبلہ عالم پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی وغیرھم آپ کے مشہور شاگرد ہیں۔ (حدائق حنفیہ، 510، صحیح البخاری مع الحواشی النافعۃ، مقدمہ، 1/37)

(12) تذکرہ علمائے اہل سنت، 159

(13) امام الادب حضرت مولانا فیض الحسن سہارنپوری 1232ھ / 1816ء کو محلہ شاہ ولایت سہارنپور میں پیدا ہوئے اور 6 فروری 1887ء کو لاہور میں وصال فرمایا، قبرستان درہ آلی سہارنپور میں دفن کیا گیا، آپ نے صدر الصدور دہلی مفتی صدر الدین آزردہ، علامہ فضل حق خیر آبادی، علامہ شاہ احمد سعید مجددی وغیرہ اجل علما سے جملہ علوم ادب، فقہ

واصول فقہ، حدیث وطب میں کامل مہارت حاصل کی، حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی کے ہاتھ پر بیعت کی، آپ 1870ء میں گورنمنٹ اورینٹل کالج کے پہلے عربی کے پروفیسر مقرر ہوئے، رسالہ شفاء الصدور کے مدیر بھی رہے، عربی تصانیف میں فیض القاموس، شرح تاریخ تیموری، ضوء المشکوۃ اختصار ایلاقی، شرح حماسہ وغیرہ اہم ہیں۔ آپ نے علامہ غلام دستگیر قصوری صاحب کی کتاب تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل اور علامہ عبدالسمیع رامپوری کی کتاب انوار ساطعہ دربیان مولود وفاتحہ دونوں کی تائید کرتے ہوئے ان پر تقاریظ بھی لکھیں۔ (تذکرہ علمائے اہلسنت وجماعت لاہور، 166تا189، انوار ساطعہ، 540)

(14) اساتذہ امیر ملت، 56، 57

(15) اساتذہ امیر ملت، 56

(16) فتاویٰ رضویہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے جو قدیم بارہ (12) جلدوں پر مشتمل ہے، مفتیٔ اعظم پاکستان مفتی محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے اہل سنت کے مرکزی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں شعبان 1408ھ / مارچ 1988ء کو ایک تحقیقی ادارہ بنام رضا فاؤنڈیشن بنایا جس کا مقصد تصانیف اعلیٰ حضرت کو جدید انداز میں شائع کرنا ہے اس کے تحت فتاویٰ رضویہ کی تخریج اور ترتیب جدید پر کام شروع ہوا اور رجب 1426ھ / اگست 2005ء کو مکمل ہوا، اب فتاویٰ رضویہ کی 33 جلدیں ہیں، جس میں 30 جلدیں فتاویٰ، دو جلدیں فہرست اور ایک جلد اشاریہ پر مشتمل ہے۔ یہ بلند فقہی شاہکار مجموعی طور پر 21656 صفحات، 6847 سوالوں کے جوابات اور 206 رسائل پر مشتمل ہے جبکہ ہزاروں مسائل ضمناً زیر بحث آئے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 30/5، 10)

(17) ڈاکٹر محمد اقبال کی پیدائش 1294ھ / 1877ء کو سیالکوٹ اور وفات 20 صفر 1357ھ / 21 اپریل 1938ء کو لاہور میں ہوئی، آپ معروف شاعر، مصنف، قانون دان، سیاستدان اور تحریک پاکستان کی اہم ترین شخصیات میں سے ایک ہیں۔

(18) اساتذۂ امیر ملت، 54

(19) دانائے راز، 98

(20) دانائے راز، 246

(21) پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ”تذکرہ علمائے اہلسنت وجماعت لاہور“ ص 251

(22)نثر الجواھر والدرر فی علماء القرن الرابع عشر، 1/ 588

(23)سیرت امیر ملت،59، مجالس علما،299، 300

(24)مولانا عبد الرب دہلوی عظیم عالم دین تھے، علوم عقلیہ ونقلیہ پر دسترس، عربی ادب میں ماہر اور بہترین ومؤثر واعظ بھی تھے، محرم1305ھ / اکتوبر1887ء کو وفات پائی۔(تذکرہ علمائے ہند،260)

(25)نثر الجواھر والدرر فی علماء القرن الرابع عشر، 1/ 588

(26)1870ء میں حکومت نے طے کیا کہ مشرقی علوم کی تعلیم کے لیے اورینٹل اسکول بنایا جائے جو بعد میں اورینٹل کالج بنا،اس کے بنیادی مقاصد میں مشرقی علوم کی ترقی وفروغ، مشرقی زبانوں کی تدریس اوردوسری ملکی زبانوں کی حوصلہ افزائی تھی، علامہ فیض الحسن سہارنپوری صاحب اس کے شعبہ عربی کے پہلے صدر مدرس بنائے گئے۔(تذکرہ علماء اہل سنت و جماعت لاہور،166)

(27)اساتذہ امیر ملت،56، 57

(28)1780ء کلکتہ (صوبہ مغربی بنگال) میں اسلامی علوم کی اشاعت کے لیے مدرسہ عالیہ قائم کیا گیا، کئی جلیل القدر علماء نے اس میں درسِ نظامی پڑھا اور پڑھایا ہے، اب اسے یونیورسٹی کادرجہ دے دیا گیا ہے، یہ مذہبی اور جدید تعلم کا امتزاج ہے۔

(29)اساتذہ امیر ملت،58)

(30)مشہور ہے یمین الدولہ ابو القاسم محمود غزنوی(971ء–1030ء)نے جب لاہور کو فتح کیا تو لاہور کی فصیل کی مغربی دیوار میں جو دروازہ حضرت داتا گنج بخش سید علی ہجویری کے مزار کی سمت واقع ہے اس کانام راجپوت بھٹی قبیلے کے نام پر بھاٹی گیٹ رکھا گیا، مغل بادشاہ اکبر کے دورِ حکومت میں اسے دوبارہ تعمیر کیا گیا۔ اسی میں بازار حکیماں واقع ہے، یہ وہی بازار ہے جس میں شاعر مشرق دوران تعلیم مقیم رہے، یہ مقام بطور یادگار موجود ہے۔

(31)امام احمد رضا اور علمائے لاہور،66، 67

(32)اس انجمن کے مقاصد یہ تھے،(1)ارکان اسلام کا استحکام۔(2)اہل اسلام کے اخلاق اور معاشرت کی تہذیب علیٰ قانون شرعیہ۔(3)علوم عربیہ اسلامیہ کو جو اس ملک میں کالعدم ہو گئے ہیں (انہیں) سرسبز کرنا۔(4)عموماً اسلام اور خصوصاً ملتِ حنفیہ کی تائید کرنی۔(5)رسومِ خلافِ شرع کے انسداد کی کوشش(6)اہل اسلام میں باہمی اتفاق کی

کوشش۔(7)حکامِ وقت کی خدمت میں مفاداسلام کے متعلق باادب گذارشات(8)قومی ہمدردی کارروائیوں میں بے ریائی کا نمونہ دکھلانا(9)اغراض صدرحاصل کرنے کے لیے علوم اسلامیہ کی اعلیٰ تعلیم کا ایک مدرسہ قائم کرنا جس میں بلافیس کے شائقانِ علم دیں کو پوری۔۔تک تعلیم حاصل ہونے سے اور حسب ضرورت خوراک وسامان ضرورت وغیرہ سے بھی امداد کی جاوے۔ (10)اس مدرسے کے ابتدائی حصے میں مسلمان بچوں کو حنفی فقہ کی تعلیم دینااوراعمال شرعیہ کی پابندی کروانا۔(امام احمد رضا اور علمائے لاہور،ص156)

(33)دارالعلوم نعمانیہ لاہور کی ایک قدیم اور دینی تعلیم کی معیاری درسگاہ ہے۔یہ امام ابوحنیفہ کی نسبت نعمانیہ کہلاتا ہے،موجودہ عمارت بالمقابل ٹبی تھانہ اندرون ٹیکسالی گیٹ لاہور میں ہے،اس کا آغاز1306ھ/1888ء کو مسجد بوکن خان موچی گیٹ میں ہوا،اس کا عربی حصہ 13شوال 1314ھ/17مارچ 1897ء کو بادشاہی مسجد میں منتقل کیا گیا،جب اندرون ٹکسالی گیٹ میں دارالعلوم نعمانیہ کادارالاقامہ تعمیر ہوگیا تو اس کے پانچ سال بعد اس کا عربی حصہ بادشاہی مسجد سے یہاں منتقل ہوگیا،اس کے 43ویں جلسے کی روئیداد سے معلوم ہوتا ہے شعبان 1349ھ/ دسمبر 1930ء تک اس سے چارہزاردوسو تین(4203) علمافارغ التحصیل ہوچکے تھے۔(امام احمد رضا اور علمائے لاہور،26، صدسالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور306،73)

(34)امام احمد رضااور علمائے لاہور،26،صدسالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور84،83،103،17،18،25

(35)امام احمد رضااور علمائے لاہور،155

(36)امام احمد رضااور علمائے لاہور،132،131

(37) مناظرِ اہلِ سنّت،حضرت علامہ غلام دستگیر قصوری ہاشمی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت اندرونِ موچی دروازہ لاہور میں ہوئی۔جید عالمِ دین، مناظرِ اسلام، مصنّفِ کتب اور مجازِ طریقت تھے۔پندرہ(15) سے زیادہ تصانیف میں تقدیسُ الوکیل کو شہرت حاصل ہوئی۔20محرم1315ھ / 21جون1897ء کو وصال فرمایا، مزارمبارک بڑا قبرستان (کچہری روڈ) قصور پاکستان میں ہے۔(رسائل محدث قصوری،ص65،47)

(38)صدسالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور،24،101

(39)صدسالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور،50

(40)زبدہ علمائے کاملین حضرت مولانا قاضی خلیفہ حافظ حمید الدین صدیقی بن استاذ الکل خلیفہ غلام اللہ لاہوری کی پیدائش 1842ءیا1830ء اور1315ھ /1897ء کووفات ہوئی، آپ فاضل یگانہ ،جید عالم دین، لاہور کے قاضی (Judge)اورانجمن حمایت اسلام کے بانی وپہلے صدر رہے،انہیں کی نسبت سے انجمن نے 17،اکتوبر1897ء /20جمادی الاولیٰ 1315ھ کو مدرسہ حمیدیہ لاہور کا آغاز کیا۔انجمن نعمانیہ کے بھی خیر خواہ اور معاون تھے ،انجمن نعمانیہ کے پہلے جلسے (30محرم1306ھ)میں بھی شریک تھے ، بعدوفات1898ء کے انجمن نعمانیہ کے سالانہ جلسے میں آپ کی یادمیں ایک منقبت پڑھی گئی۔مفتی غلام دستگیر محدث قصوری کی شہرہ آفاق کتاب تقدیس الوکیل اور دیگر کتب مثلاعروۃ المقلدین، عمدۃ الابیان میں آپ کی تصدیقات وتقاریظ موجودہیں۔ (امام احمد رضااور علمائے لاہور،132، 26،صدسالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور،32،رسائل محدث قصوری،172، 359، 732)

(41)مسجد بوکن خان: اندرون موچی گیٹ اور شاہ عالمی گیٹ کے درمیان پیرڈھل رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے اسی نسبت سے یہ محلہ پیرڈھل کہلاتا ہے،اس محلے میں مسجد بوکن خان ہے ،یوں تو یہ مسجد کئی سوسال پرانی ہے مگر 1257ھ / 1841ء میں ایک شخص بوکن خان نے اس کی نئی تعمیرات کروائیں، مسجد کی تین محرابیں بنوائیں، مسجد کا صحن پختہ کروایا،(یہ ابھی بھی موجودہیں) جنوبی حصے میں طلبہ علم دین کے لیے کمرے تعمیر کروائے ،اورایک حصے میں مختلف درختوں پر مشتمل باغیچہ بنوایا،یہ دونوں حصے اب ختم ہوچکے ہیں۔

(42)تذکرہ علمائے اہل سنت وجماعت لاہور،249

(43)صدسالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور،51

(44)اساتذہ امیر ملت،53

(45)صدسالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور،51

(46)اس کا قدیم نام عالمگیری مسجد ہے یہ مغل بادشاہ محمد محی الدین اورنگ زیب عالمگیر غازی 1084ھ /1673ء نے بنوائی، اب یہ لاہور کی شناخت بن گئی ہے۔یہ شاہ فیصل مسجد اسلام آباد کے بعد پورے پاکستان کی دوسری بڑی مسجد ہے، جس میں بیک وقت 60 ہزار لوگ نماز ادا کرسکتے ہیں، مرورزمانہ کے ساتھ یہ مسجد ویران ہوگئی، مسلمانان لاہور کی تحریک پر حکومت برطانیہ نے 1856ء کو مسلمانوں کے حوالے کردی، مولانا قاضی حافظ احمد دین بگوی اس کے پہلے امام و

خطیب مقرر ہوئے،1869ء میں مفتی غلام محمد بگوی، پھر مولانا محمد ذاکر بگوی اس کے بعد مولانا شفیق بگوی نے یہ ذمہ داری نبھائی۔ مزید تفصیل دیکھئے: تذکرہ بگویہ 1 / 93، تذکرہ علماء اہلسنت وجماعت، 122

(47)صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور،53،57

(48)مولانا غلام اللہ قصوری قرشی حنفی کی پیدائش قصور میں 1266ھ / 1850ء کو ہوئی اور 1341ھ / 1922ء کو لاہور میں وصال فرمایا، تدفین قصور میں ہوئی، دیناوی تعلیم حاصل کرکے ریاست فرید کوٹ میں مشیر مال مقرر ہوئے، پھر زندگی میں انقلاب آیا، ملازمت چھوڑ کر علوم دینیہ کی تحصیل میں مصروف ہوگئے اور علمائے لاہور سے اسلامی علوم میں رسوخ حاصل کیا، اور مدرسہ حمیدیہ پھر مدرسہ رحیمیہ نیلا گنبد لاہور کے مدرس بن گئے، پھر یکے بعد دیگرے مدارس اسلامیہ ہائی اسکول امرتسر (11سال) فیروزپور ہائی اسکول (8سال) اور چیفس کالج لاہور میں سترہ (17) سال عربی و اسلامیات کے پروفیسر رہے اور آپ 1922ء میں ریٹائرڈ ہوئے، آپ حضرت مہر صوبا نقشبندی کے مرید وخلیفہ تھے۔ (تذکرہ علمائے اہلسنت وجماعت لاہور،248تا256)

(49) سند السالکین حضرت مولانا محمد ذاکر بگوی کی ولادت 1293ھ / 1876ء کو بھیرہ ضلع سرگودھا میں ہوئی اور 13ربیع الاول1334ھ / 20جنوری1916ء کو لاہور میں وفات پائی، انہیں خانقاہ بگویہ بھیرہ شریف میں دفن کیا گیا، آپ جید عالم دین، مدرس مدرسہ حمیدیہ لاہور، خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ سیال شریف، زہد وتقویٰ کے پیکر، عبادت کے شوقین اور صاحب کرامت تھے۔ (تذکار بگویہ، 1/ 213 تا292)

(50) سحبان عصر حضرت مولانا پروفیسر اصغر علی روحی 1284ھ / 1876ء کو گجرات میں پیدا ہوئے اور رمضان 1373ھ / مئی 1954ء میں وصال فرمایا، آپ کا مزار کٹھالہ ضلع گجرات میں مسجد سے ملحق، برلب شاہراہ عظیم (جی۔ٹی۔ روڈ) پر واقع ہے۔ آپ عالم دین، عربی وفارسی کے ماہر اور شاعر تھے، آپ اورینٹل کالج اور اسلامیہ کالج میں عربی پروفیسر رہے، علمی و ادبی پرچہ الہدیٰ کے مدیر مسئول کے طور پر بھی خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے تفسیر قرآن (2پارے) دیوان فارسی (6ہزار اشعار) اور دیوان عربی (5سو اشعار) سمیت کئی کتب تصنیف فرمائیں۔ (تذکرہ اکابر اہل سنت،60)

(51)امام احمد رضا اور علمائے لاہور،132، صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور،57،53

(52)اساتذہ امیر ملت،57

(53)صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور،137

(54) عالم با عمل حضرت مولانا مفتی حافظ غلام محمد بگوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ایک علمی گھرانے میں 1255ھ /1839ء کو بگہ (تحصیل پنڈ دادنخان) ضلع جہلم میں ہوئی، علم دین والدِ گرامی استاذالکل مولانا غلام محی الدین بگوی سے حاصل کیا، سلسلہ نقشبندیہ میں خواجہ فقیر محمد چوراہی سے بیعت وخلافت کا شرف پایا، حصول علم وعرفان کے لئے لاہور آگئے، علم وتقویٰ کی وجہ سے یہاں عام وخواص کا رجوع آپ کی جانب تھا، آپ کی کوششوں سے لاہور کی بادشاہی مسجد آباد ہوئی اور آپ اس کے امام وخطیب، متولی اور صدر دارالافتاء بنائے گئے، آپ انجمن نعمانیہ لاہور کے بانیان میں سے بھی تھے، آپ کا وصال 4 جمادی الاخریٰ 1318ھ /29 ستمبر 1900ء کو ہوا۔ مزار میانی قبرستان میں ہے۔ (تذکرہ علماء اہلسنت وجماعت لاہور، ص218، امام احمد رضا اور علمائے لاہور، 155)

(55) اساتذہ امیر ملت، 57

(56) تذکار بگویہ 1/131

(57) حضرت مولانا پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب ضلع گجرات (پنجاب پاکستان) کے ایک موضع شہاب دیوال کے ایک علمی فاروقی گھرانے میں 1346ھ /1928ء کو پیدا ہوئے اور تقریباً 89 سال کی عمر میں 16 / صفر المظفر 1435ھ 20 دسمبر 2013 کو لاہور میں وصال فرمایا، ان کی تدفین میانی صاحب قبرستان میں خواجہ محمد طاہر بندگی کے مزار اقدس کے متصل ہوئی۔ آپ ایک متحرک عالم دین، دینی ودنیاوی تعلیم سے مرصع، مکتبہ نبویہ کے بانی، ناشر رضویات، مدیر ماہنامہ جہان رضا لاہور اور روح رواں مجلس رضا اور اکابر علمائے اہل سنت لاہور سے تھے۔ آپ خوش اخلاق، مہمان نواز اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک تھے، چھوٹے بڑے سب کو اہمیت دیتے اور علمی کاموں پر حوصلہ افزائی فرمایا کرتے تھے، راقم کئی مرتبہ ان سے ملا، یہ مجھ پر خصوصی شفقت فرماتے اور مجھے اپنا کراچی والا دوست کہا کرتے تھے۔

(58) صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، 66

(59) 1319ھ /1901ء کو امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری نے اس کی بنیاد رکھی، اس کے مقاصد یہ تھے (1) اتحاد جمیع سلاسل تصوف (2) اشاعت اسلام وتصوف (3) تردید الزامات خلاف اسلام وتصوف (4) تردید مذاہب باطلہ، اس کے پہلے صدر بھی آپ تھے، اس کی شاخیں ہند بھر میں تھیں، اس کے تحت کئی مدارس، مساجد، یتیم خانے قائم ہوئے، 1904ء میں اس کے تحت ایک ماہنامہ "انوار الصوفیہ"، اور دیگر رسائل مثلاً مبلغ قصور، لمعات الصوفیہ

سیالکوٹ، الفقیہ امرتسر، الجماعت امرتسر بھی جاری ہوئے، کئی مدارس مثلاً مدرسہ نقشبندیہ علی پور سیداں، اس کی شاخیں میسور، قصور، گجرات، سانگلہ ہل، ڈسکہ وغیرہ میں قائم ہوئیں۔(مزید دیکھئے: سیرت امیر ملت 350تا449)

(60)اساتذہ امیر ملت، 57

(61) 1889ء میں مرزا غلام احمد قادیانی(1835ءتا1908ء) نامی شخص نے مسیح موعود، مہدی آخر الزمان اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا، انبیائے کرام بالخصوص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخیاں کیں، اس نے 1889ء میں باقاعدہ بیعت کا آغاز کیا، ارتداد کے اس فتنے کی بنیاد رکھی۔(بہار شریعت، 1/190)

(62)اساتذۂ امیر ملت، 56، سیرت امیر ملت، 248

(63) صاحبِ انوارِ ساطعہ مولانا محمد عبدُالسمیع بیدل انصاری رام پوری چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت رام پور منہیاراں (ضلع سہارن پور یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ جید عالم، مصنفِ کتب، شاعرِ اسلام اور سلسلۂ چشتیہ صابریہ کے شیخِ طریقت تھے۔ یکم محرم 1318ھ / یکم مئی 1900ء کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک قبرستان رؤسائے لال کُرتی میرٹھ (یوپی) ہند میں ہے۔ اپنی کتاب "انوارِ ساطعہ دربیانِ مولود وفاتحہ" کی وجہ سے معروف ہیں۔(نورِ ایمان، ابتدائیہ، تذکرۂ علمائے اہلسنت، ص167)

(64)انوار ساطعہ، 15

(65)تقدیس الوکیل، 85

(66)رسائل محدث قصوری، 89

(67)تقدیس الوکیل، 85

(68) استاذ العلماء، امامِ معقولات و منقولات حضرت مولانا شاہ احمد حسن محدث کانپوری چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1296ھ / 1879ء میں پٹیالہ (مشرقی پنجاب) ہند میں ہوئی اور وصال 3صفر 1322ھ / 19، اپریل 1904ء کو کانپور (یوپی) ہند میں فرمایا، آپ کا مزار پرانوار یہیں بساطیوں والے قبرستان نزد پنجابی محلہ میں ہے۔ آپ جید عالم، مدرسِ مدرسہ فیضِ عالَم کانپور، مصنف و شارحِ کتب، دوستِ اعلیٰ حضرت اور اکابرینِ اہلِ سنّت سے تھے۔ تصانیف میں رسالہ تنزیہ الرحمٰن کو شہرت حاصل ہوئی۔(تذکرہ محدث سورتی، ص298 تا301، کانپور نزدیک سے دور تک، ص25,30)

(69) تنزیہ الرحمن عن شائبہ الکذب والنقصان، 65،66۔اس تقریظ کا ترجمہ ادارۂ تصنیف و تالیف وتراجم و تحقیقات "المدینۃ العلمیۃ (IslamicResearch Centre)" کے فاضل نوجوان مولانا محمد عباس عطاری مدنی صاحب نے کیاہے،راقم اس پر ان کا شکر گزار ہے۔ابوماجد عطاری۔

(70) تقدیس الوکیل،86،87

(71) مولانا محمود احمد قادری تذکرہ علمائے اہلسنت ص159 مطبوعہ انڈیا۔

(72) رسائل محدث قصوری،415

(73) صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور،124

(74) تذکرہ علمائے اہلسنت ص160

(75) المدینۃ العلمیۃ (IslamicResearch Centre) اسلامی تعلیمات عام کرنے والا علمی، تحقیقی اور تصنیفی ادارہ ہے جو عالم اسلام کی عالمگیر تحریک دعوت اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ میں قائم ہے، اس کی ایک شاخ فیضان مدینہ مدینہ ٹاؤن فیصل آباد میں بھی قائم ہے، دونوں شاخوں میں 118 افراد کا عملہ تصنیف وتالیف یاترجمہ و تحقیق یا معاونت میں مصروف ہے، دسمبر 2021 تک المدینۃ العلمیۃ سے فائنل ہونے والے کتب ورسائل کی تعداد 1200 سے زائد ہے جن کے کل صفحات ایک لاکھ چالیس ہزار سے زائد بنتے ہیں۔یہ کتب اور رسائل دوصورتوں میں دستیاب ہیں۔ 712 کتب ورسائل چھپ پر مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہیں اور 500 کتب ورسائل PDF کی صورت میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپلوڈ ہیں۔المدینۃ العلمیۃ کے کتب ورسائل کی تین سال (2017تا2019ء) کی کارکردگی کے مطابق ایک کروڑ 80 لاکھ (18,304,128) سے زائد فروخت اور نواسی لاکھ (8,974,694) سے زائد مرتبہ ڈاؤن لوڈنگ ہوچکی ہیں جس سے یہ بخوبی واضح ہو جاتاہے کہ اس ادارے کے علمی و تحقیقی لٹریچر کو خواص کے ساتھ عوامی پذیرائی بھی حاصل ہے۔

(76) مولانا محمود احمد قادری تذکرہ علمائے اہلسنت ص159 مطبوعہ انڈیا۔

(77) مراۃ التصانیف،165

(78) صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور 83

(79) مراۃ التصانیف،174

(80) تذکرہ علمائے اہلسنت ص159

(81)اساتذہ امیر ملت،59

(82)مراۃ التصانیف،139

(83)استاذ العلما مفتی غلام محمد حافظ آبادی کی ولادت 1273ھ/1856ء کو کوٹ اسحاق(یونین کونسل ضلع حافظ آباد، پنجاب، پاکستان)میں پیدا ہوئی اور یہیں 3ربیع الاول1325ھ/16،اپریل1907ء کو وصال فرمایا۔آپ جامع معقول ومنقول،فقیہِ وقت،ماہر ادب عربی،صدر المدرسین ومفتی اعظم دارالعلوم نعمانیہ اور ہزاروں علما کے استاذ ہیں۔(تذکرہ علمائے اہل سنت وجماعت لاہور،221)

(84)تذکرہ علمائے اہل سنت وجماعت لاہور،222

(85)جوریاست بھوپال میں محکمۂ تعلیم کے ناظم اور دیوان غالب کے نسخہ حمیدیہ کے مرتب وناشر تھے۔

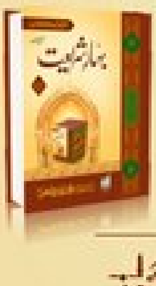
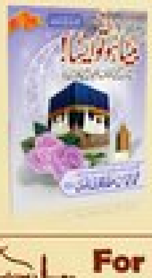
(86)اساتذہ امیر ملت،59

سُنت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیّتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی انعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net